

علاء حضرت رضا بریلوی قدس سرہ کے

نعتیہ کلام کا انتخابی مجموعہ

انتخابِ اعلیٰ حضرت

ترتیب

محمد عبیدین نعمانی قادری

دارالعلوم قادریہ - جمہوریا کوٹ، اعظم گڑھ

ناشر

کتابخانہ فیضانِ اسلامیہ  
دہلی اور لاہور



# فہرست

| صفحہ | مضمون   | صفحہ | مضمون  |
|------|---|------|--|
|      | پل سے اتار دیا و گزر کو خبر نہ ہو<br>زمین و زمان تمھارے لئے<br>بنی سدرہ ہر رسول و ولی ہے<br>روضہ کی جہاں ہاتھ میں<br>شوہ شطاعت<br>خوشتر اڑیاں<br>گھن رحمت کی ڈال<br>صبح مدینہ<br>یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو<br>ذکر آیات ولادت کیجئے<br>دل کو ان سے خدا احسان کسے<br>مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں<br>تیسرا اللہ والی ہے<br>آتش دل<br>مہکنے والے<br>کیا ہونا ہے<br>شائع شدہ ابراہیم<br>بول بے مری سرکاروں کے<br>کیونکر اتریں پار ہم<br>اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے<br>مصطفیٰ خیر الوری<br>جہاں مراد<br>لالہ زار<br>چسراغ لے کے چلے<br>سونے جھنگل رات اندھیری<br>یادداشت حسرت<br>منقبت غوث اعظم<br>تغیہ خاکی<br>شمس علیہ السلام<br>لاکھوں سلام |      | امام احمد رضا قدس سرہ اور انکی نقیہ شاعری<br>تجھے حمد ہے خدایا<br>دعائے<br>ہمارا بنی (صلی اللہ علیہ وسلم)<br>نعت چہار زباں لہریات نظیر<br>واہ کیا جو دو کرم ہے شبہ بظاہر<br>انکی مہکتے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں<br>کمال حسن حضور<br>بلبل باغ جہاں<br>سلطان زمین پھول<br>عزت رسول اللہ کی<br>چمکانے والے<br>مالک و مولیٰ کہوں تجھے<br>اتحاد و پردہ<br>سننے ہیں کہ محشر میں<br>کر وڑوں درود<br>رحمت کا تسلیم ان<br>مظہر کامل<br>مرے شاہ ملے خیر<br>بہار عارض<br>جہاں گل<br>خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم<br>شہنشاہ کا روضہ دیکھو<br>واہ واہ<br>تارہ نور کا<br>معراج نامہ<br>وصف رخ<br>پیائے گیسو<br>قبولہ جاناں ہم کو |





# امام احمد رضا قدس سرہ اور ان کی نعتیہ شاعری

ملک سخن کی شاہی تم کو رشتہ مسلم  
جس سمت آگئے ہو سکتے بٹھا دیئے ہیں

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز  
درب کائنات کی ایک نعت کبریٰ بن کر ۱۰ شوال ۱۲۶۲ھ مطابق ۱۲ جون ۱۸۵۶ء  
یروز دوشنبہ بریلی، ہندوستان میں جلوہ گر ہوئے اور ۶۸ سال تک اسلامیان  
عالم پر خیرین بار رہ کر ۲۵ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ بروز جمعہ مبارک ۲۲ بجکر ۳۸ منٹ پر  
اس عالم ظاہر سے روپوش ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ بریلی محلہ سوداگران  
میں آپ کا مزار پُر انوار اہل ایمان کے لئے باعث تسکین خاطر اور مرجع حاجات  
آپ جہاں متبحر عالم، فقیہ النفس مفتی، صاحب عرفان شیخ اور پچاس سے  
زائد علوم و فنون پر تقریباً ایک ہزار کتابوں کے ماہر مصنف تھے، وہاں  
عربی، فارسی اور اردو کے ایک نہایت قادر الکلام اور بارگاہ رسول کے ادب شناس  
شاعر بھی تھے، مگر آپ کی مذہبی و علمی حیثیت چونکہ غالب تھی اس لئے فن شاعری



کا کمال پر وہ خفا میں رہ گیا اور بہت سے ایسے لوگوں کو تاریخ شاعری نے بہت اونچا مقام دے دیا جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے سامنے فاضل مکتب معلوم ہوتے ہیں اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ جیسے عظیم نعت گو شاعر کو بھلا دیا۔ آپ کا کلام دیکھنے کے بعد ہر صاحب انصاف یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ آپ صرف شاعر نہیں بلکہ امام الشعراء تھے جن پر غالب اور اقبال وغیرہ سے کہیں زیادہ لکھا جانا چاہئے تھا۔ مگر افسوس کہ آپ کے مجموعہ کلام کو عام نہیں کیا گیا اور اسکی اشاعت ایک خاص طبقے میں محدود ہو کر رہ گئی۔ ورنہ دیگر علوم کی یہ نسبت آپ کے شعری محاسن پر یقیناً زیادہ لکھا جاتا۔ کیونکہ آپ جن دیگر علوم پر مہارت تانہ رکھتے تھے ان سے متعلق جاننے والوں اور لکھنے والوں کی تعداد بہت کم ہے اور بعض علوم تو وہ ہیں جنکی صحیح تعریف کرنے والے بھی نایاب ہیں۔ مگر شعری ذوق رکھنے والے اور اس کے محاسن کے ناقدین تو موجود ہیں، لہذا آپ کی نعتیہ شاعری پر تحقیقی کام ہونا چاہئے تھا جیسا کہ ایک مدت کے بعد اب بعض ناقدین کو اس کا احساس ہو چلا ہے۔ بلکہ حال میں کچھ اس پر کام بھی ہوا ہے۔ ذیل میں اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری پر حقیقت پسندانہ تبصرہ کرنے والے بعض ارباب ذوق کے تاثرات پیش کئے جا رہے ہیں جس سے کلام کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔

شاعر پاک و عابد جناب راجا رشید محمود ایم اے، لاہور

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ جن پچاس سے زیادہ علوم کے منہنی عالم تھے، ہم میں سے اکثر کو ان کے نام تک نہیں آتے اور ان کے علوم کے متعلق وہی



شخص گفتگو کر سکتا ہے جو اس کے حسن و قبح کو پرکھنے کی صلاحیتوں سے بہرہ مند ہو، لیکن رفا بریلوی قادر الکلام شاعر بھی تھے، اور مہم میں سخن شناس سخن فہم، اور محقق حضرات کی کمی نہیں تو کیوں نہ ہو کہ حدائق بخشش کے شعری محاسن کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے، بتایا جائے کہ بڑے نامور شعرا اس درویش خدامت کے آگے پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔ انھوں نے ایسی سنگلاخ زمینوں میں مدحتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پھول کھلائے ہیں، مفاہیم و معانی کے وہ باب و ایکے ہیں اور سادگی و پرکاری کی وہ مینا کاری کی ہے کہ ذوق عشق کراٹھتا ہے، و جب دان مجوم مجوم جاتا ہے۔ ان کے ہاں فکر کی گہرائی ہے؛ جذبوں کی سچائی ہے اور محاسن کی فراوانی ہے۔ انھوں نے قلب کی واردات کو صوت و آہنگ کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔

نعت، سنتِ کبریا ہے، قلم و زبان کا اس راہ میں قدم رکھنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اس نعرہ میں سے وہی شخص بطریقِ آسن عہدہ برآ ہو سکتا ہے جسکی نگاہِ مسلم دین کے تمام شعبوں پر ہو، جو شریعت پر پوری طرح عامل ہو جو رحمتِ عالم نورِ عتسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتا ہو اور ہمیں اس پہلو سے بھی مجددِ اسلام رفا بریلوی جیسا عالم باعمل نظر نہیں آتا۔ جس آدمی کو ممدوحِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رفعتِ شان کا ادراک و احساس نہ ہو وہ نعت کیا لکھے گا، کیا کہے گا، وہ نعت گو یوں کے مقام کو کیا جانے گا۔ اور رفا بریلوی تو اردو نعت گو یوں کے بلاشبہ امام ہیں۔

(مقدمہ تاریخِ نعت گوئی میں فاضل بریلوی کا منصب، مجلسِ رفا لاہور)

جنابِ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب (ایم اے، پی ایچ ڈی، پاکستان  
قائمیل بریلوی منبرِ عالم اور بلند پایہ نقیب ہونے کے ساتھ ساتھ



سخن نہی و سخن سخی اور سخن گوئی میں اپنی نظیر آپ تھے۔ آپ نے نعت گوئی کو مسلک شعری کے طور پر اپنایا اور اس میدان میں خوب خوب داد دی، آپ کی نعتیں جذبات قلبیہ کا بے سرو پا اظہار نہیں بلکہ آداب عشق و محبت کی آئینہ دار ہیں۔ اس حیثیت سے اردو ادب میں آپ نعت گو شعرا کے سر تاج ہیں۔

یہی کہتی ہے بلبل باغ چمنوں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں  
 نہیں ہند میں دامن شاہِ عُدی مجھے شوخی طبعِ رضا کی قسم۔ !  
 رضا بریلوی علامہ حجاز کی نظر میں ص ۸۱۔ مطبوعہ: الجمع الاسلامی مبارکپور

ملک شیر محمد خاں اعوان (کالا باغ ضلع میانوالی)

” انھوں نے تقریباً ہر موضوع پر لکھا اور ہر موضوع پر دادِ تحقیق دی لیکن اگر وہ اتنی پر غفلت کتابیں نہ بھی لکھتے تب بھی صرف ان کا نعتیہ کلام ان کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے کافی ہوتا۔ ان کا عشق رسول اور سوزِ مستی میں ڈوبا ہوا کلام اقبال کے اس شعر کی حسین تفسیر ہے۔

نگاہِ عشقِ دوستی میں وہی اول وہی آخر

وہی سر آں وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

اور آپ کے کلام کا اس سے زیادہ اور کیا کمال ہوگا کہ آج تک آپ کے نغماتِ نعت بے مثال سمجھے جاتے ہیں اور آپ ہی کے لکھے ہوئے دودِ سلام سے منبر و محراب گونج رہے ہیں۔ آپ نے بے مثل و بے مثال کی مدح سرائی میں زبان کھولی تھی، اسلئے خدائے قدوس نے آپ کے کلام کو بھی یکتا و بے نظیر کر دیا۔“ (محاسن کنز الایمان ص ۲۶ مطبوعہ مرکزی مجلس لاہور)



## پروفیسر مرزا نطاس الدین بیگ جام بناری

(انچارج شعبہ مخطوطات قومی عجائب گھر کراچی)

”شاعر بالذات ان کا مقصد حیات نہ تھی۔ بلکہ ایک ذریعہ تھا اس سوزِ درون کے انعکاس کا جسکی آگ میں ان کا وجود معنوی سلگ رہا تھا لہذا ان کے قلم سے نکلے ہوئے اشعار انکے لالہ دل پر ٹپکتے ہوئے شبیہی قطرات تھے جن سے ان کو ٹھنڈک ملتی تھی۔ وہ خود فرماتے ہیں۔

شنائے سرکار ہے دلیفہ ہے قبولِ سرکار ہے تمنا!  
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا، ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

بلاشبہ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کا معراج نامہ اردو نعتیہ شاعری میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ اس معراج نامے میں مروجہ روش سے ہٹ کر ایک نئے انداز کا گہرا رنگ ہے جس میں معراج کی روایتی تفصیل کے بجائے ایک تاثیراتی فنسا پورے قصیدے پر پھیلی ہوئی ہے جس میں ساز و آہنگ کا ارتعاش روح کو بالیدگی عطا کرتا ہے۔

(قصیدہ معراجیہ پر ایک تحقیقی مقالہ بزمِ اہلسنت کراچی)

## مشہور شاعر شاعر لکھنوی :-

”رہنما بریوی چونکہ معلوم فنون کے سمندر میں سے گذر کر منت گوئی کے پل صراط پر قدم رکھتے ہیں اس لئے ان کا فکری شعور نازک سے نازک اور شدید سے شدید جذبے کو الفاظ کے ظرف میں اتارنے کے ہنر سے پوری طرح واقف ہے۔ ان کے جذبے کا بے ساختگی لفظوں کے تعاقب



میں نہیں پھرتی۔ الفاظ خود بڑھ کر اور اس جذبے کو اپنی آغوش میں لیکر  
 انکے فکری عمل کو فنی عمل سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔ رشتا بریلوی کی نعتیہ شاعری  
 جذبے کی پختگی کے علاوہ ایسی بے شمار فنی خوبیوں کے حامل ہے جن کی  
 مثال اس دور کے شعرا میں بہت کم ملتی ہے۔ ذیل کے شعر کی جذباتی فکری  
 اور فنی حیثیت پر غور کیجئے۔ ایسی سنگلاخ اور سخت زمین میں انکی فکر رسا نے  
 حیرت و ندرت کے کتنے گوشے نکالے ہیں۔

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی، نازک سیدی نکلی شاخ  
 مانگوں نفت بنی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ

روح القدس سے طوبیٰ کی سب سے اونچی، نازک اور سیدی شاخ  
 مانگئے اور اس کا قلم بنا کر نفت بنی لکھنے کی تمت انکی نازک خیالی، تنوع  
 اور ندرت فکر کا پتہ دیتی ہے۔

حضرت رضا بریلوی نصرت رسول کی منزل میں اپنا مقام خوب چاہتے  
 ہیں۔ انھیں اپنے جذبہ عشق پر اعتماد ہے۔ اس اعتماد کو وہ مختلف انداز میں  
 شعر کا لباس پہناتے ہیں۔

اے رضا وصف رخ پاک سناٹے کے لئے  
 نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں مسم کو

اے رضا جان فنا دل ترے نغموں کے غار  
 بلسل باغ مدینہ ترا کہتا کیا ہے



گوں گونج اٹھے ہیں نعتِ رمانے پرستان  
کیوں نہ ہو کس بھول کی مدحت میں دامنِ قمار ہے  
(نورِ مجاز - مکتبہ الحبیب الہ آباد)

### جناب سید حامد علی قادری (سنگاپور)

— نعت گوئی ایک مشکل فن ہے۔ اس فن کی نزاکتوں سے عہدہ برآ ہونے  
کے لئے بڑے محاذِ فکر و تخیل کی ضرورت ہے۔ جن خوش نصیب حضرات نے اس  
فنِ لطیف کو اپنے سینوں سے لگایا اور نجات کا ذریعہ بنایا ان میں اعلیٰ حضرت  
منفرد اور ممتاز ہیں۔ آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے  
آشنائے منزل کو خطرِ راہ بنایا۔ خود فرماتے ہیں۔

رہبر کی رو نعت میں گر حاجت ہو

نقشِ قدمِ حضرت حسان بس ہے

(حات طہر اعلیٰ حضرت ص ۳۲ مکتبہ فریدی کراچی ۱۹۸۱ء)

### عظیم موصف و ادیب جناب مظہر عرفانی صاحب:

— ”ان (علی، صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ مولانا بڑے خوش گو شاعر بھی تھے۔ یہ  
وہ دور تھا جب ہندوستان میں اکبر و حشتِ کلکتوی، اداع اور میر کا طوطی بول رہا تھا  
تو ایک سر ملی آواز بریلی سے بھی ابھر رہی تھی حضرت بریلی کی تھی۔ مگر یہ آواز غزلِ سرائی  
سے آشنا نہیں ہوئی۔ اس سے مناجات، نعت، مناقبِ اولیاء اسلام کے سردی  
نغے ہی بھٹتے رہے اس کی گونج ہندوستان کے ہر مذہبی طبقے میں سنائی دی جانے  
لگی۔ یہ آواز اپنے دامن میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سوز رکھتی تھی۔ دلدلا گئی



جاں آفریں اور روح پرور تھی۔ اس نے کتنی ہی بخت خفہ بیدار کئے اور مردہ  
 دلوں میں امنگیں بھر دیں اور سوتوں کو جگا دیا۔ اپنی نعت گوئی کے متعلق فرماتے ہیں  
 ہوں اپنے کلام سے نہایت محفوظ بے جا سے ہے اَللّٰهُمَّ عَفُوْظ  
 قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی یعنی ہے احکام شریعت محفوظ  
 آپ نے حضور رسالت مآب میں جو سلام پیش کیا ہے وہ آج بھی مقبول  
 خاص و عام ہے۔ (مولانا احمد رضا ص ۹۹ فیروز سنٹر لمیٹڈ، راولپنڈی ۱۹۹۶ء)

مندرجہ بالا اقتباسات اعلیٰ حضرت کی شاعری پر مختصر طور پر پیش کئے گئے تاکہ  
 قارئین کو انکی شاعرانہ عظمت کا احساس ہو۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ کے کلام پر بھی  
 محققین نے لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اور حقائق سے پردہ اٹھ رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بارے میں بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ چونکہ وہ ایک  
 کٹر عالم دین ہیں اور مذہب کا پاس و لحاظ کرنا انکے نزدیک اہم فرض ہے اس لئے بھلا  
 انکی شاعری میں شاعرانہ تقاضے کیسے پورے ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ آج کل بھی یہ بات  
 بڑے زوردار انداز میں کہی اور لکھی جا رہی ہے کہ شاعر و ادیب کا کوئی مذہب و مسلک  
 نہیں ہوتا۔ اور شاعر و ادیب کسی مذہب کا پابند رہ کر اپنے جذبات کو فنی تقاضوں  
 کے مطابق نہیں پیش کر سکتا۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط اور بعض ناچختہ اذہان کی  
 پیداوار ہے۔ چونکہ مذہب کی قدر و قیمت سے واقف ہیں اور نہ ہی فنی کمال تک  
 انکی رسائی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ پوری آزادی اور سہل نگاری کے ساتھ جو کچھ  
 بھی لکھ دیا جائے وہ درست مان لیا جائے اور مذہب کسی بھی طرح اس پر  
 قدغن نہ لگائے۔ اس میں نفس پرستی اور تسکین انا کے سوا کچھ نہیں۔ ورنہ  
 اگر کوئی فنی کمال کا مالک ہے تو بہر حال کسی مسلک کی پابندی کرتے ہوئے بھی وہ  
 معراج فن کو چھو سکتا ہے۔ اگر کسی صاحب ذوق کو میری یہ بات تسلیم نہ ہو



تو وہ حضرت رضا بریلوی کے مجموعہ کلام پر حوالہ بخشش سے صرف آپ کا قصیدہ معراجیہ ہی پورے انصاف سے پڑھ لے اور فیصلہ کر لے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی مذہبی اہل دود کی پابندی کرتے ہوئے کس احسن پیرائے میں مثنوی ذوق کو تسکین دے رہے ہیں جبکہ ان کا مقصد مثنوی شاعری نہیں بلکہ آپ کا تو یہ عالم تھا کہ شاعری کی کوئی تیاری نہیں کرتے اور نہ ہی اسکے لئے ذہن بناتے۔ بس پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد جب تڑپاتی اور درد عشق آپ کو بیتاب کرتا تو از خود شعری انعامات زبان پر جاری ہو کر آپ کے سوز عشق کی تسکین کا سامان فراہم کرتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :

نمائے سر کا سہیہ وظیفہ قبول سرکار سہیہ تمنا  
 نہ شاعری کی جو بس نہ پروا، لہو تھی کیسے قافیہ تھے  
 اور شعری محاسن کے ساتھ شعی پاسداری سے متعلق چلیج کے انداز  
 میں فرماتے ہیں :

جو کہے شعرو پاس شروع، دونوں کا حسن کو نہ کر آئے  
 لائے بنی جملوہ زمزمہ رقصا کہ یوں  
 چونکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی شاعری کا محور عشق مصطفیٰ ہے اسلئے موزونوں،  
 تذکرہ نگاروں کی ہزار بے اعتنائیوں کے باوجود آپ کی لغتیں نہایت مقبول ہوئیں اور  
 خاص طور سے آپ کا عشق و عرفان کی زبان میں کہا ہوا "لاکھوں سلام" تو ایسا جابلو نواز  
 اور ایمان افروز ہے کہ ہندو پاک بلکہ بیرونی ممالک کے اہل ایمان کی شاید ہی  
 کوئی محفل ایسی ہوتی ہے جس میں ان کے نغمات سامعہ نواز نہ ہوتے ہوں۔ یہ  
 بلکہ اور رسالت میں امام احمد رضا کے نذرانہ عشق کی مقبولیت کی بین دلیل ہے۔  
 میں نے بہت اختصار کے ساتھ چند شعراء و ادباء کے تاثرات اور کچھ اپنی



باتیں پیش کر دی ہیں۔ اہل ذوق حضرات اگر اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل رسائل و کتب کا مطالعہ کریں۔

- ① مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری (از ملک شیر محمد خاں اہوٹان) مجلس رضا لاہور
- ② اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر (سید نور محمد قادری) / / /
- ③ تاریخِ نعت گوئی میں رضا بریلوی کا منصب (شاعر لکھنؤی) / /
- ④ عاشقِ رسول (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد) / /
- ⑤ امام شعروادب (مولانا جمال وارث مصباحی) / /
- مطبوعہ حق اکیڈمی۔ مبارک پور۔ اعظم گڑھ۔ یو پی
- ⑥ امام نعت گویاں (مولانا اختر الہادی مرحوم) مطبوعہ لاہور
- ⑦ اقبال و احمد رضا: راجا رشید محمد ایم اے، رضا پبلیکیشنز لاہور، کراچی
- ⑧ حدائقِ بخشش کا تحقیقی جائزہ (شمس بریلوی) مدینہ پبلشنگ۔ کراچی
- ⑨ وثائقِ بخشش۔ شرح حدائقِ بخشش (مولانا غلام نبین اعلیٰ) مطبوعہ کراچی
- ⑩ قصیدہ معراجیہ پر تحقیقی مقالہ (مرزا غلام الدین بیگ جام بنوری) بزمِ اہست کراچی
- ⑪ امام احمد رضا نمبر (الیزان بیٹی) یا انوارِ رضا (شرکتِ حنفیہ لاہور)
- ⑫ مسرقانِ رضا سہ ماہی ۱۳۰۲ھ ڈاکٹر الہی بخش اختر اہوٹان، ایم اے پی ایچ ڈی، مطبوعہ: الجمع الاسلامی مبارکپور
- ⑬ کلامِ رضا (جناب نقیر لدھیانوی) / / /
- ⑭ اردو کی نعتیہ شاعری (ڈاکٹر سید محمد طور رضوی برق) جین کالج آردہ

حدائقِ بخشش (صفحہ اول دوم) کا یہ انتخاب عام اردو داں طبقے کو سامنے رکھتے ہوئے کیا گیا ہے اس لئے آسان و عام فہم اشعار کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ



امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی نعتیں عام سے عام ہو سکیں۔

محمد عبد الباقی نعمانی تادری

صدر المدین

دارالعلوم تادریہ

سپر یا کوٹ  
اعظم گڑھ

رکن

الجمع الاسلامی

مبارک پور  
اعظم گڑھ





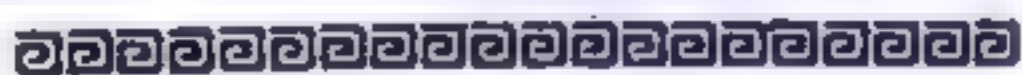


سیرت النبی کریم

سید قطب الدین

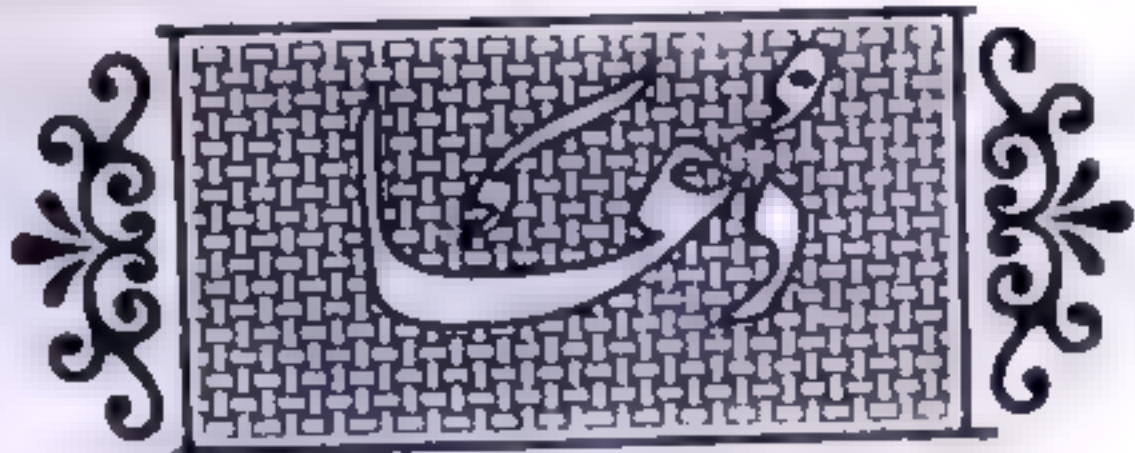


# تجھے کدہ بنایا



وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہر تن کرم بنایا  
 ہمیں بسک مانگنے کو ترا آستان بتایا — تجھے حصہ خدا یا  
 تمہیں عالم برایا، تمہیں قائم عطا یا  
 تمہیں دافع بلا یا، تمہیں شافع عطا یا — کوئی تم سا کون آیا  
 وہ کنواری پاک مریم، وہ نفخت فیہ کا دم  
 ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا — وہی سب افضل آیا  
 یہی بولے سدرہ ولے، چمن جہاں کے ستارے  
 سبھی میں نے چان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا — تجھے یک نے یک بنایا  
 فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تجھ کو منصب  
 جو گدا بنا چکے اب اسٹو وقت بخشش آیا — کرو قسمت عطا یا  
 اسے اسے خدا کے بند کوئی مرے دل کو ڈھونڈ  
 مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدا یا — نہ کوئی گیا نہ آیا  
 میں اسے رضا ترے دل کا پتہ چلا بمشکل  
 در روضہ کے مقابل وہ ہیں نظر تو آیا — یہ نہ پوچھ کیا پایا  
 یہ تصورات باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل  
 تری قدر میں ہیں کامل انھیں راست کر خدا یا — میں انھیں شفیع لایا





یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو | جب پڑے مشکل شر مشکلت کا ساتھ ہو  
 یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو | شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
 یا الہی گور تیرہ کی جب لے سخت رات | اُن کے پیار منہ کی صبح بانگزا کا ساتھ ہو  
 یا الہی جب پڑے محشر میں شور و مار و گیر | امن دینے والے پیار پیشوا کا ساتھ ہو  
 یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے | صاحب کوثر شرہ جو دو عطا کا ساتھ ہو  
 یا الہی گرمی محشر سے جب سہڑکیں بدن | دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
 یا الہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں | اُن تبسم ریزہ ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو  
 یا الہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط | آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو  
 یا الہی جب سر شمشیر بد چلتا پڑے | رب سلیم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو  
 یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں | قدسیوں کے لب سے آئین ربنا کا ساتھ ہو

یا الہی جب رضا خواب گراں سے سرائی

دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو



# ہمسکارتانی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی  
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی  
بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا  
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں  
جسکے تلووں کا دھوون، اب میا  
خلق سے اولیا، اولیا سے رُسل  
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی  
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے  
سارے چھوٹے میں اتنا سمجھے جسے  
سارے اونچوں میں دنیا سمجھے جسے  
سب چمکے ڈالے اجلوں میں چمکائے

سب سے بالا والا ہمارا نبی ﷺ  
 دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ  
 نورِ ازل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ  
 شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی ﷺ  
 ہے وہ جانِ سیما ہمارا نبی ﷺ  
 اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ  
 ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ  
 دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ  
 ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ  
 ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ  
 اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ

غز دوں کو رضا مزوہ دیجے کرے  
بکیوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ



نعت

چہار

زباں

لَعَبَاتِ كَيْفِيَّةٍ فِي كُنْهٍ مَثَلِ تَوْنٍ شَدِيدٍ اِجَانَا  
 مَجْ رَاجِ كَوْتَا جِ تَوْرے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا  
 اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغَى مِنْ بَيْكِي وَطَوْنَا هَوْ شَرِّا  
 منجھ ہا رہیں ہوں بگڑ سی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا  
 يَا شَمْسُ نَظَرْتُ اِلَى لَيْسِي يَوْمَ بِهَ طَبِيرِ سِي عَرْضِي كُنِي  
 توری جوت کی جھلجھل جگ میں رہی موری شب کے ندن پہننا  
 لَكَ بَدْرٌ فِي الْوَجْدِ الْاَحْمَلِ خَطَا لَا مَهْ زَلْفِ اِبْرَاهِلِ  
 تو سے چندن چند پرو کندل رحمت کی بھرن برسا جانا  
 اَنَا فِي عَطَشٍ وَشَحَاكَ اَتَعَا لَيْسِي يَوْمَ بِهَ طَبِيرِ سِي  
 برسن اے رَمِ رَمِ رَمِ رَمِ دُو بوند او مری بھی گرا جانا  
 يَا قَافِلِي زَيْدِي اَجَلْكَ رَحْمِي بِرَحْمَتِ تَشْنِ لَبِکِ  
 مورا جیرا لے درک درک طے کیا ابھی نہ سنا جانا  
 وَاهَا السَّوِيْعَاتِ ذَهَبَتْ اَلْ عَهْدِ حَضُورِ بَارِکَتِ  
 جب یاد آوت مو ہے کرنے یرت درد اوہ مدینہ کا جانا  
 الْقَلْبُ شَيْخٌ وَالْهَمُّ شَيْخُونَ دَلْ نَارِ چناں جاں یر چنوں  
 تِی اپنی بیت میں کاسے کہوں میرا کون ہے تیرے سوا جانا  
 الرُّوحُ فِذَاكَ فِرْدَوْسُ قَائِمٍ شَعْلُهُ دُكْرُ بَرْزَنِ عَشَقَا  
 مورا تن من دھن سب سچونکے یا یہ جان بھی پیار کے جلا جانا  
 لِسْ خَامَةِ خَامِ نَوْلِي رَحْمَتَا نَهْ طَرِزِ مَرِي نَهْ رَنگِ مَرَا  
 ارشاد ارجا ناطق تھا، نا چار اسس راہ پر طرا جانا



# واہ کیا جو دو کرم ہے شرِ بطحا تیرا

واہ کیا جو دو کرم ہے شرِ بطحا تیرا  
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے ملتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا  
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

انفیا ملتے ہیں در سے وہ ہے ہاڑا تیرا  
اصفیا ملتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں  
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پسریرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوا ملک کے حبیب  
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں  
کون نظروں میں چپے دیکھ کے تلو تیرا



آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سبز  
بچے سورج وہ دل آرا ہے اقبال تیرا

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے  
پلہ ہلکا ہی بیمار می ہے مجھ سے تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی  
مجھ سے سولا کہ کو کافی ہے اشارہ تیرا

کس کا منہ تکیے، کہاں جائے کس سے کہئے  
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جاتے یہ پالا تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری  
جس دن اچھوں کوٹے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ  
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چنتا تیرا

تیسری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفع  
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا





# ان کی بہادری کے لئے

ان کی بہادری نے دل کے فتنے کھلا دیئے ہیں  
 جس راہ چل گئے ہیں کوئے بہادریئے ہیں  
 جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں  
 جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں  
 اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا  
 تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں  
 ان کے تار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو  
 جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں  
 کہنے دو یاد بود و اب تو تمہاری جانب  
 کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں  
 دو لبہ سے اتنا کہہ دیا ہے سواری روکو  
 مشکل میں ہیں براتی پر خار با دیئے ہیں  
 اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا  
 رورو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں  
 میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا  
 دریا بہا دیئے ہیں، دریا بہا دیئے ہیں  
 ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم  
 جس سمت آگے ہو سکے بھاڑ ہیں





وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں  
 یہی پھول غار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں  
 دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں  
 کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہاں نہیں  
 میں شاتیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں  
 وہ سخن ہے جس میں سخن ہو وہ بیاں ہے جس کا بیان نہیں  
 بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی معسر مقرر  
 جو وہاں ہو یہی ہے کہ ہو جو یہاں نہیں وہاں نہیں  
 کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کئے بندوں سے یہ جراتیں  
 کر میں کیا نہیں میں محمدی اے ہاں نہیں اے ہاں نہیں  
 وہی نور حق وہی ملا رب ہے انہیں سب کے انہیں کا سب  
 نہیں انکی ملک میں سماں کر زمیں نہیں کر زماں نہیں  
 وہی لامکاں کے کیس ہو، سر عرش تخت نشیں ہوئے  
 وہ نبی ہیں جنکے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں  
 کروں تیرے نام پہ جان فدا نہ لیں یکجاں دو جہاں فدا  
 دو جہاں بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروں جہاں یہ  
 کروں صبح اہل دُور ضیا پرے اس بلا میں مری بلا  
 میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرادین پاتہ ناں نہیں

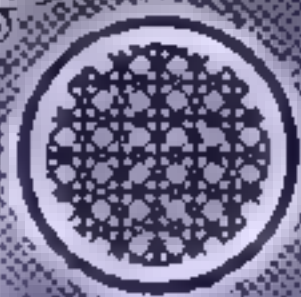
کمال

حسن

حضور



# بلبل باغ جناں



ہے کلام الہی میں شمس و منہ تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم  
 قسم شب تار میں رازیہ تھا کہ حبیب کی زلفِ حقہ کی قسم  
 تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، ترسی خلق کو حق نے جمیل کیا  
 کوئی تجھ سا ہول ہے نہ ہو گا شہادت تیرے خالق حسنِ ادا کی قسم  
 وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مٹا  
 کہ کلام مجید نے کھائی شہا، تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم  
 ترا مستند مانا ہے عرش بریں، ترا محرم راز ہے روح امیں  
 تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم  
 یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بند و ترا  
 مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے غلہ کو جسکی منفا کی قسم  
 تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھر دسا تجھی سے دعا  
 مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و عسلا کی قسم  
 مرے گرچہ گنہ ہیں سدا سوا، مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا  
 تو رمیم ہے ان کا کریم ہے گواہ، وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم  
 یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں، کہ منفا کی طرح کوئی سحر بیاں  
 نہیں ہند میں و اصف شاہ ہدی، مجھے شوخی طبع رضا کی قسم



# سُلطانِ زمَن پھول

سدا بقدم ہے تن سلطانِ زمَن پھول  
 لب پھول دہن پھول، ذقن پھول بدن پھول  
 صدقے میں ترے باغ تو کیا لاکھ ہیں بن پھول  
 اس غنچہ دل کو بھی تو ایسا ہو کہ بن پھول  
 تن کا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا  
 تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول  
 واللہ جبر مل جائے مرے گل کا پسینہ  
 مانگے نہ کہیں عطر نہ سپر جاگ، دلہن پھول  
 دندانِ دلب و زلف و رخِ شہ کے ندائی  
 ہیں دُورِ عَدَن لعلِ یمن مشکِ عتق پھول  
 ل اپنا بھی شیدا ہے اس ناخن پا کا  
 اتنا بھی مہر تو پہ نہ لے چرخِ کہن پھول  
 کیا بات رخصتا اس چشتانِ کرم کی  
 نہرہ ہے کلی جس میں حسینِ ابد حسن پھول



# عزت رسول اللہ کی



عرش حق ہے منبرِ رفعت رسول اللہ کی  
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر ختمے نور کے  
بلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

لاؤرت العرش میں کو جو ملا ان سے ملا  
بٹی ہے کو نہیں میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا  
ہے غلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج اٹے پاؤں پٹے چاند اشارے ہو جا  
اندھے نجدی دیکھنے قدرت رسول اللہ کی



تجہ سے اور جنت سے کیا مطلب پانی دور ہو  
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ذکر و کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے  
پھر کہے مر و ک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا ان سے فزوں  
اور ناکہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور  
نہم نہیں اور نا تو ہے عترت رسول اللہ کی

ٹوٹ جاتیں گئے گنہگاروں کے فورا قید و بند  
عشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یارب اک ساعت میں وصل جائیں سے کاؤں کے جرم  
جوش پر آ جلتے اب رحمت رسول اللہ کی

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور  
تجہ سے کب ممکن ہے پھر مدت رسول اللہ کی



چمک تجھے پاتے ہیں سب پالے والے  
 میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے  
 برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت  
 بدول پر بھی برسائے برسانے والے  
 مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے  
 غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے  
 تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ  
 مرے چشمِ عالم سے چمپ جانے والے  
 میں عسرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو  
 کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے  
 مسرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا  
 اسے سُر کا موقع ہے ادا جانے والے  
 تراکامیں تیرے غلاموں سے الجھیں  
 ہیں متشکر و عجب کھانے غزانے والے  
 رہے گا یونہی ان کا سپر جا رہے گا  
 پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے  
 رضا نفس دشمن ہے دم میں سنہ آنا  
 کہاں تمہنے دیکھے ہیں پندرانے والے





# مالک و مولے کہوں تجھے

سرور کہوں کہ مالک و مولے کہوں تجھے  
 باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے  
 حرام نصیب ہوں تجھے امید گر کہوں  
 جانِ مراد و کانِ تمتنا کہوں تجھے  
 گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں  
 درماں درد و بلبلِ شیدا کہوں تجھے  
 صبح و طمن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف  
 بلیں نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے  
 اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں  
 اے جانِ جاں میں جانِ تجلی کہوں تجھے  
 مجرم ہوں اپنے غنوکا سماں کروں شہا  
 یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے  
 اس مردہ دل کو مردہ حیاتِ ابد کا دل  
 تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے  
 تیرے تو وصفِ عیبِ تنہا ہی کہیں کی  
 حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے  
 کہے گی سب کچھ آنکے شناخواں کی غاشی  
 جب ہو رہا ہوں کہے میں کیا کیا کہوں تجھے  
 لیکن رخصتے ختم سخن اس پہ کر دیا  
 خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے



# اٹھا دو پردہ

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے  
 زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ جہر کب سے نقاب میں ہے  
 نہیں وہ عیسیٰ نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما  
 غضب سے اُن کے خدا بیلے جلال باری عتاب میں ہے  
 جلی جلی بوسے اس کی پیدا ہے سوزش عشق چشم والا  
 کباب آہو میں بھی نہ پایا، مزہ جو دل کے کباب میں ہے  
 انہیں کی بویائے سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن میں ہے  
 انہیں سے گلشن مہک رہا ہے انہیں کی رنگت گلاب میں ہے  
 وہ گل ہیں بہلے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پوچھتے  
 گلاب گلشن میں دیکھ لبلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے  
 کھڑے ہیں منگڑ نکیر سر پر نہ کوئی حسامی نہ کوئی یادور  
 بتا دو آکر مرے پیمر کہ سخت مشکل جواب میں ہے  
 خدائے تہا ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر  
 بچا لو آکر شفیع شہساز بندہ مذاہب میں ہے  
 کریم اپنے کرم کا صدقہ یتیم بے قدر کو نہ شرما  
 تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے



## سنتیں عشق و محبت کی رسانی

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسانی ہے  
 چلا ہے کہ رحمت نے انسید بندہائی ہے  
 سب نے صنف محشر میں لکھا دیا ہمسکو  
 یوں تو سب انہیں کے پر دل کی اگر پوچھو  
 بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا  
 گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ  
 اے دل یہ سلگنا کیا جلتا تو جل بھی اٹھ  
 اے عشق ترے سجدے جلتے سر پہنچے سستے  
 حرص و ہوس بد دل تو بھی سستم کرے  
 طیبہ نہ سہی افضل کہ ہی بٹا زاہد  
 گراں کی رسانی ہے موجب تو بن آئی ہے  
 کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے  
 اے بیکسوں کے آقا اب تیری ہائی ہے  
 یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی حاصل انکی کمائی ہے  
 سرکارِ کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے  
 دور و کے شفا کی تمہید اٹھائی ہے  
 دم گھٹنے لگانا عالم کیا دھونی رمانی ہے  
 جو آگ بجھاوے گی وہ آگ لگائی ہے  
 تو ہی نہیں بیگانہ دنیا ہی پرانی ہے  
 ہم عشق کے بندے ہیں کیوں شایہ

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ

صرف ان کی رسانی ہے صرف انکی رسانی ہے



# کروڑوں درود

کہے کے بدلہ جے تم پہ کروڑوں درود  
 شافع روز حبشہ تم پہ کروڑوں درود  
 اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا  
 دل کرو شہد امرا وہ کعبہ پا چاند سا  
 ذات ہوئی انتخاب صنف ہوئے لا جواب  
 تم سے جہاں کی میا تم سے جہاں کاثبات  
 وہ شب معراج راج وہ صیف نثر کا تاج  
 انف وہ روسنگار آہ یہ پاشا خان شاخ  
 تم سے کھلا باب جو تم سے سب کا وجود  
 گرچہ ہیں بید تصور تم ہو عفو و غفور  
 بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوتے ہیں عزیز  
 آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری آس  
 آہ وہ راہ صراط بندوں کی کستنی بساط

طے کے شمس لفظی تم پہ کروڑوں درود  
 واقع جسد بلا تم پہ کروڑوں درود  
 جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود  
 سینے پر رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود  
 نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود  
 اصل سے ہے طلب بندہ حاکم پہ کروڑوں درود  
 کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود  
 اے مرے مشککشہ تم پہ کروڑوں درود  
 تم سے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود  
 بخشد و برم و عطا تم پہ کروڑوں درود  
 ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود  
 بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود  
 المدد ہے رہنما تم پہ کروڑوں درود



خلق تمہاری جلیل خلق تمہارا جلیل  
 سینہ ہے کہ داغ داغ کبڈ کریں باغ باغ  
 طیب کے ماہ تمام جسد رسل کے امام  
 تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام  
 تم ہو جو اودو کریم، تم ہو روف و رحیم  
 خلق کے مالک ہو تم، رزق کے مالک ہو تم  
 بر سے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے پن  
 اک طرف اعدائے دیں اک طرف حاسدیں  
 کیوں کہوں کسی میں کیوں کہوں کسی میں  
 کر کے تمہارے گناہ مانگے تمہیں سے پناہ  
 ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں کی  
 آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے

خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود  
 طیب کے آ کر صبا تم پہ کروڑوں درود  
 نوشتہ ملک خدا تم پہ کروڑوں درود  
 تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود  
 بسیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود  
 تم سے ملا جو مسدا تم پہ کروڑوں درود  
 ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود  
 بند ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود  
 تم ہو میں تم پر خدا تم پہ کروڑوں درود  
 تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود  
 کوئی کمی سرور آ تم پہ کروڑوں درود  
 جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے  
 ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود





## رحمت کا فقدان کیا

لہتیں باٹنا جس سمت وہ ذی شان گیا  
 ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم وان گیا  
 لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا  
 میرے مولے میرے آقا ترے قربان گیا  
 آہ وہ آنکہ کہ نا کام تمنا ہی رہی  
 ہائے وہ دل جو ترے در سے پرار مان گیا  
 دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا  
 سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا  
 انہیں جانا انہیں ماننا نہ رکھا غیر سے کام  
 اللہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا  
 اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی  
 غبد یو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا  
 آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے  
 پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا  
 اُف رے کمریہ بڑھا جوش تعصب آخر  
 بھیڑ میں ہاتھ سے کینخت کے ایمان گیا  
 جان و دل ہوش و مرد سب تو نے پہنچے  
 تم نہیں چلتے رضا سارا آفسان گیا



# مظہرِ گامِ گل

محمد منظر کا مل ہے حق کی شانِ عزت کا  
 نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا  
 یہی ہے اصلِ عالمِ مادہ ایسا خلقت کا  
 یہاں وحدت میں برپا، عجب ہنگامہ کثرت کا  
 گدا بھی منتظر ہے غلہ میں نیکوں کی دعوت کا  
 خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیانت کا  
 گزے مغفورِ دل روشن، خاکِ آنکھیں جگر ٹھنڈا  
 تعالیٰ اللہ ماہِ طیب کے عالم تیری طلعت کا  
 صفا تم اٹھے عالی ہوزِ مذاں، ٹوٹیں زنجیریں  
 گنہگارِ اچلو مولیٰ نے درگھولا ہے جنت کا  
 الہی منتظر ہوں وہ خیرامِ ناز فرمائیں  
 بھار کھا ہے فرشِ آنکھوں کے کنبو اب بصر کا  
 جنہیں مرقد میں تا مشرامتی کبکری کا روگے  
 ہمیں بھی یاد کرو ان میں صد اپنی رحمت کا  
 رخصائے خستہ پوش بھرِ عصیاں نہ گھبراننا  
 کبھی تو ہاتھ آجاتے گا دامن ان کی رحمت کا



اے شافعِ اُمّ شہ ذی جاہ لے خبر  
 لہے خبر مری، لہے خبر  
 دریا کا جوشش، ناؤ، نہ بڑا نہ ناخدا  
 میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر  
 منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد  
 اے فضلے خبر مری اے ماہ لے خبر  
 جنگل و زلوں کا آہ میں بے بارش قریب  
 گھیرے ہیں چار سمت کے بدخواہ لے خبر  
 منزل سی، عزیز جدا، لوگ ناشناس  
 لوٹا ہے کوہِ غم، میں پر کاہ لے خبر  
 وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب  
 اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر  
 مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لاتے ہیں  
 تکتا ہے بے بسی میں تری راہ لے خبر  
 اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے  
 میرا ہے کون تیرے سوا کہہ لے خبر  
 باہر زبانیں پیاسی ہیں آفتاب گرم  
 کوثر کے شاہ کثرۃ اللہ لے خبر  
 مانا کہ سخت مجرم و ناکار وہے رضا  
 تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر



مر کے  
 شاہ  
 خبر





نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض  
ظلمتِ حشر کو دن کر دے بہارِ عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صابِ قراں کو شہا  
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہارِ عارض

گرچہ قراں ہے نہ قراں کے برابر لیکن  
کچھ تو ہے جس پہ ہے منبعِ نگارِ عارض

جلوہ فرمائیں رُخِ دل کی سیاہی مٹ جائے  
صبح ہو جائے الٰہی شبِ تارِ عارض

نامِ حق پہ کرے محبوبِ دل و جاں قرباں  
حق کرے عرش سے تا فرشِ نثارِ عارض

حق نے بخشا ہے کرمِ نذرِ گدایاں ہو مقبول  
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثارِ عارض

آہ بے مائیگیءِ دل کہ رضا کے محتاج  
لے کر اک جان پہلا بہرِ نثارِ عارض





کیا ٹھیک ہو مرغِ نبوی پر مثال گل  
 یا مسالِ جلوۂ کفِ پاسے جمالِ گل  
 جنت ہے ان کے جلوے جو یا رنگِ دُور  
 اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل  
 بلبل یہ کیا کہا میں کہاں فصلِ گل کہاں  
 امید رکھ کہ عام ہے جود و نوالِ گل  
 یارب ہر اجمار ہے داغِ جگر کا باغ  
 ہر دم میر بہار ہو، ہر سال سالِ گل  
 میں یادِ شہ میں روؤں غنادل کریں ہجوم  
 برا شکِ لافام سپہ ہوا امتثالِ گل  
 نعتِ حضور میں مترنم ہے عندلیب  
 شانوں کے جھومنے سے عیاں و جدِ مالِ گل  
 کہ اس کی یاد جس کے ملے چلنِ عندلیب  
 دیکھا نہیں کہ غارِ الم ہے خیالِ گل  
 دیکھا ستا خوابِ غارِ حرمِ عندلیب نے  
 کھٹکا کیلے آنکھ میں شبِ بھر خیالِ گل  
 ان دو کا صدقہ جنگو کہا میر بھول ہیں  
 کیجئے رضا کو حشر میں خندانِ مثالِ گل





# خدا چاہتا ہے رضا ہے محمد

نبی عزت و اعتدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد ر۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
مکانِ عرشِ ان کا فلکِ فرشِ ان کا

ملکِ نارمان سراے محمد۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضا ہے محمد ر۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
عجب کیا اگر رحمِ فرمائے ہم پر

خدا کے محمد برائے محمد۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر

محمد محمد خدا کے محمد۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے

جو آنکھیں ہیں محوِ قتلے محمد۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑھی ناز سے جب دعائے محمد۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
اجابت کا سہرا غایت کا جوڑا

دلہن بن کے نکلی دعائے محمد۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
رسا پل ہے اب وجد کرتے گزرتے

کہ ہے ربِّ سلیم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم





شہنشاہ

کا

روضہ

دیکھو



عاجیو، آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو  
 کعبہ تو دیکھو جگے کعبہ کا کعبہ دیکھو  
 رکن شامی سے مٹی و مشت شام غربت  
 اب مہینے کو چلو صبح دل آرا دیکھو  
 آب زم زم تو یا خوب بجائیں یا سیں  
 آؤ جو دشہ کوثر کا بھی دریادیکھو  
 زیر میز اسٹلے خوب کرم کے چھینٹے  
 ابر رحمت کا یہاں نذر برستا دیکھو  
 خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاٹ کعبہ  
 قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو  
 زینت کعبہ میں تھالا گھر و سوں کا بناؤ  
 جلوہ فرمایا یہاں کوئین کا دولہا دیکھو  
 دھوچکا ظلمت دل بوسہ سنگ اسود  
 خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو  
 جمو مکہ تعامید اہل عبادت کے لئے  
 جرمو! آؤ یہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو  
 رقصِ بسمل کی بہاریں تو مٹی میں دیکھیں  
 دل خوشنابہ نشاں کا بھی ترپنا دیکھو  
 غور سے سن تو رضا کعبہ آتی ہے صدا  
 میری آنکھوں سے مرے پیار کا روضہ دیکھو



## واہ واہ!

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ  
 قرض لیتے ہے گنہ پر مہینہ گزاری واہ واہ  
 انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جہوم کر  
 ندیاں بیچ آبِ رحمت کی ہیں حبساری واہ واہ  
 نفس یہ کیا ظلم ہے، جب دیکھو تازہ حیرم ہے  
 ناتواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھناری واہ واہ  
 جہرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ  
 طالع برگشتہ تیری ساز گاری واہ واہ  
 کیا مدینے سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج  
 کچھ نئی بو تھیں بھینی پیاری پیاری واہ واہ  
 اس طرف سوئے کائنات اس سمت منبر کی بہار  
 بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ  
 صدقے اس انعام کے ترسان اس اکرام کے  
 ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ  
 پارہ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا  
 ان سگان کو اسے اتنی، جان پیاری واہ واہ





صبح طیبہ میں ہوتی بشت ہے باڑا نور کا  
 باغ طیبہ میں سہانا بھول پھولا نور کا  
 آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا  
 میں گدا تو بادشاہ بھرے پیالہ نور کا  
 تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا  
 شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا  
 میل سے کس درجہ ستھرا وہ پتلا نور کا  
 تو ہے سایہ نور کا ہر عضو حکمرا نور کا  
 وصف رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا  
 جو گدا دیکھو لے جاتا ہے توڑا نور کا  
 تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا  
 نور کی سرکار سے پایا دوستا نور کا  
 نزع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا  
 صدقہ لینے نور کا آیا ہے - مارا نور کا  
 مست بو ہیں جلیلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا  
 ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا  
 نور دن روزا ترادے ڈال صدقہ نور کا  
 سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا  
 تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا  
 ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا  
 سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا  
 قدرتی بینوں میں کیا بھتا ہے لہرا نور کا  
 نور کی سرکار ہے کیا آئیں توڑا نور کا  
 تو ہے عین نور تیرا سب کسمرا نور کا  
 ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا  
 مر کے اور سے گی عروس جاں دوپٹہ نور کا

اے رضایہ احمد نوری کا فیض نور ہے  
 ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا



# معراجِ نامہ

وہ سرورِ کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے  
 نئے نئے طرب کے سماں عرب کے مہمان کے لئے تھے  
 بہار ہے شادیاں مبارک، چمن کو آبادیاں مبارک  
 ملکِ فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھرِ عبادل کا بولتے تھے  
 نئی دلہن کی پھین میں کعبہ نکھر کے سنورا سنو کے نکھرا  
 حجر کے سدتے کمر کے اک تل میں رنگ اکھو بناؤ کے تھے  
 خوشی کے بادل اسٹکے آئے دلوں کے طاؤس رنگے  
 وہ نغمہ نعت کا سماں تھا، حرم کو خود وجد آ رہے تھے  
 پہاڑیوں کا وہ حسنِ تنزیمیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکین  
 صبا سے سنہرے میں لہریں آئیں دھوپے دھانی چنے ہوئے تھے  
 خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم  
 جب ان کو بھر مٹ میں لے کے قدسی بنانا کا دلہا بنا رہے تھے  
 آمار کران کے صغ کا مقصد، یہ نور کا بٹ رہا ستا باڑا  
 کہ چاند سوئے چل چل کر جنہیں کی خیرات مانگتے تھے  
 وہی تو اب تک چمک رہا، وہی تو جو بن ٹپک رہا ہے  
 نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹوئے تاروں نے بھر لئے تھے  
 تجلی رقیق کا سہا سربو، صلاۃ و تسلیم کی خیمہ اور  
 دور و نزدیک قدسی بیسے جہاں کھڑے سلامی کے واسطے تھے



نماز اقصیٰ میں تھا ہی بسر، عیاں ہوں معنی اول آخر  
 کہ دست بستہ ہیں پیچھے جا بنرجو سلطنت آگے کر گئے تھے  
 یہ ان کی آمد کا وہ بد بختا، نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا  
 نجوم و افلاک بام و مینا، اجالتے تھے کھٹکاتے تھے  
 چلا وہ سر و چاں خراماں، نہ رک سکا سر کے بھی داماں  
 ہلکے چھپتی رہی وہ کبکے، سب این و آن سے گزر گئے تھے  
 جھلک سی اک قدسیوں پر آئی، ہو بھی دامن کی پیر ز پائی  
 سواری دو لہا کی دور پہنچی، برات میں ہوش ہی گئے تھے  
 جھکا تھا بحرے کو عرش اعلیٰ، گری تھی سجدے میں بزم بالا  
 یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا، وہ گرد قربان ہو رہے تھے  
 یہی سماں تھا کہ پیکِ محبت، خبر یہ لایا کہ پہلے حضرت  
 تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو، حکیم پر بند راستے تھے  
 بڑھ اے محمد قریں ہوا حمد، قریب آ سہر و رقت  
 شمار جاؤں یہ کیا مذاںسی، یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے  
 حجاب اٹھنے میں وکھوں پڑے، ہر اکیت دے میں لاکھوں جوتے  
 عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت، جنم کے پھرے گلے ملے تھے  
 نبی رحمت شفیع امت، رضا پہ رشد ہو عنایت  
 اے بھی ان خصلتوں سے مست، جو عاصِ رحمت کے دان پڑے تھے





# وصفِ رخ

وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں، شرح و الشمس وضعی کرتے ہیں  
 ان کی ہم سدح و ثنا کرتے ہیں، جن کو محمود کہا کرتے ہیں  
 ماہ و شوق گشتہ کی صورت دیکھو، کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو  
 مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو، بیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں  
 قہرے خورشید رسالت پیارے، چمپ گئے تیری منیاں میں تارے  
 انبیاء اور ہیں سب دیارے، تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں  
 اپنے مولیٰ کی ہے بس شانِ عظیم، جانور بھی کریں جن کی تعظیم  
 سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم، بیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں  
 جب صبا آتی ہے طے کے ادھر، لکھنؤ ٹپتی ہیں کلیاں یکسر  
 بھول بلے سے نکل کر باہر، رنج رنگیں کی ثنا کرتے ہیں  
 کیوں نہ زبیا ہو تجھے تاجوری، تیرے ہی دم کی ہے سب جلو گری  
 ملک جن و بشر حرد و پری، جان سب تجھ پہ نذا کرتے ہیں  
 ٹوٹ پڑتی ہیں بلاتیں جن پر، جن کو ملت نہیں کوئی یادور  
 ہر طرف سے وہ پڑاں پھر کر، ان کے دامن میں چپا کرتے ہیں  
 لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب، منہ میں گھل جاتا، شہزاد باب  
 وجد میں ہو کے ہم لے جانِ بقیاب، اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں  
 اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام، سونے میں اپنے انھیں کو سب کام  
 لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارہ و زور رضا کرتے ہیں



یمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیو  
 حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیو  
 کی جو بالوں سے ترے رونے کی بازو کشی  
 شب کے شبنم نے تبرک ہیں دھارے گیو  
 ہم سیہ کاروں پہ یارب تپش عشر میں  
 سایہ انگن ہوں ترے پیار کے پیارے گیو  
 آخر غم امت میں پریشاں ہو کر  
 تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیو  
 سوکے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے  
 چھاتیں رحمت کی گھاہیں کے تمہارے گیو  
 سلسلہ پاک کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں  
 سدا شکر کے کہتے ہیں اشارے گیو  
 دیکھو قرآن میں شب قدر تا مطلع فجر  
 یعنی نزدیک ہیں مارض کے وہ پیارے گیو  
 بسینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں اللہ  
 کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیو  
 مزدہ ہر قبلے گنگر گھاٹ میں امڈیں  
 ابروؤں پر جھکے وہ جہوم کے بارے گیو  
 تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں کے رخصتا  
 مسیح مارض پہ لٹاتے ہیں سارے گیو



# ما زمین و زمان تمہارے لئے ہے

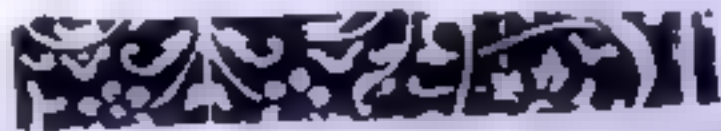
زمین و زمان تمہارے لئے ملکین و ممالک تمہارے لئے  
 چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے  
 دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں سہاں تمہارے لئے  
 ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے  
 فرشتے خدمِ رسول ختمِ تمامِ اہمِ عظامِ کرم  
 وجود و عدمِ جدو ث و قدمِ جہاں میں عیاں تمہارے لئے  
 اصالتِ کل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل  
 حکومتِ کل، ولایتِ کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے  
 تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک، تمہاری مہلک  
 زمین و فلک، سماں و سماں، مٹی و آتش، آتش و آتش  
 نہ روح امیں، نہ عرش بریں، نہ لوحِ مبیں، لوحی بھی کہیں  
 خبر ہی نہیں، جو رمزیں کھلیں، ازل کی نہاں تمہارے لئے  
 جہاں میں چمن میں سمن، سمن میں سچیں، سچیں میں دلہن  
 سزلے عمن پر ایسے ملن، یہ امن و اماں تمہارے لئے  
 اٹاے سے چاند چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو بھیج دیا  
 گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب توں تمہارے لئے  
 صبا دہ چلے کہ باغ بھلے، وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے  
 لوانے تلے شمع مٹیں گئے، رضا کی زباں تمہارے لئے



# نبی سرور ہر رسول ولی کہے

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے  
 وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا  
 ہے بقیاب جس کے لئے عرش عظیم  
 تلاطم ہے کشتی پہ طوفان غم کا  
 نہ کیوں کر کہوں یا نبیبی افشانی  
 صبا ہے مجھے منظر دشت طیبہ  
 ترے چاروں ہم ہیں یک جان و یک دل  
 خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے  
 تمنا ہے فرمائیے روزِ عشر  
 ترے در کا دریاں ہے جبریلِ عظیم  
 نبی راز دار مع اللہ لی ہے  
 روف و رحیم و علیم و علی ہے  
 وہ اس رُحمد و لا مکال کی گلی ہے  
 یہ کیسی ہوائے مخالف چل ہے  
 اسی نام سے ہر مصیبت ٹل ہے  
 اسی سے کلی میرے دل کی کھل ہے  
 ابو بکر فاروق، عثمان، علی ہے  
 دو عالم میں جو کچھ خفی و جہلی ہے  
 یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے  
 ترا مدد خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے خرمیں جو رخصا کی  
 سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے





# روشنی کی جالی ہاتھ میں



ہے لب میٹھی سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں  
 سنگ ریزے پاتے ہیں شیریں متالی ہاتھ میں  
 جو شاہ کوثر اپنے پیاسوں کا جو یا ہے آپ  
 کیا غلب اڑ کر جو آپ آگے پیالی ہاتھ میں  
 مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں  
 دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے عالی ہاتھ میں  
 دستگیر ہر دو عالم کر دیا سب بطن کو  
 اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیالی ہاتھ میں  
 آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود  
 وقفِ سنگِ درجہ ہیں، روشنی کی جالی ہاتھ میں  
 جس نے بیعت کی بہارِ حسن پر تہاں رہا  
 ہیں لکیریں نقشِ تسخیر جالی ہاتھ میں  
 جحر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا  
 لوثِ جاؤں پاکے وہ دامنِ عالی ہاتھ میں



# مشرکہ شفاعت

پیش حق مشرکہ شفاعت کا سنا جائے گا  
 آپ روتے جائیں گے ہم کو ہلاتے جائیں گے  
 دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ  
 ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے  
 کشتیاں گرمیِ عشر کو وہ مہاںِ مسیح  
 آج دامن کی ہوا وے کر جلاتے جائیں گے  
 گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیم فیض سے  
 خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے  
 ہاں چلو حسرتِ ندو گھنٹتے ہیں وہ دن آج ہے  
 تھی خبر جس کی کہ وہ جلد و کھلتے جائیں گے  
 خاک افتاد و بس ان کے آئے ہی کی دیر ہے  
 خود وہ گر کر سجدے میں تم کو اٹھاتے جائیں گے  
 لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف  
 غریب عصیاں پہ اب بھل گراتے جائیں گے  
 مشرکہ ڈالیں گے ہم پیدا لہجہ مولیٰ کی دھوم  
 مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے  
 خاک ہو جائیں عہدِ جل کر مگر ہم تو رہنا  
 دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سنا جائے گا



# مشرکین

عارض شمس و قمر سے بھی انور ایڑیاں  
 عرش کی آنکھوں تک سے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں  
 با بجا پڑتو فلک ہیں آسماں براڑیاں  
 دن نر ہیں نور شیش کو ماہ و اختر ایڑیاں  
 ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے دنیا کا تاج  
 جسکی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں  
 دو قمر و پنجہ خود و دستارے و س ہلال  
 ان کے تلے پنجے ناخن پائے المہر ایڑیاں  
 ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت بھوڑیے  
 بے تکلف جس کول میں یوں کریں گہراڑیاں  
 تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں  
 رکعتی ہیں والدہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں  
 ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا  
 رکعتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں  
 اے رضا موفانِ مشرک کے تلامہ سے زور  
 شاد ہو، ہیں کشتی امت کی لٹ گراڑیاں



# کتابتِ رحمت

گنہگاروں کو ہاتھ سے نویدِ خوش مآلی ہے  
 مبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سادالی ہے  
 قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے  
 جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے  
 تراقہ مبارک گلینِ رحمت کی ڈالی ہے  
 اسے بو کر ترے رب نے پکارِ رحمت کی ڈالی ہے  
 تمہاری شرم سے شانِ جلال حق ٹپکتی ہے  
 غم گردنِ جلالِ آسمانِ ذوالجلالی ہے  
 نہ ہے خود گم جو گم ہونے پر یہ ڈھونڈے کہ کیا پایا  
 ارے جب تک کہ پانا ہے بھی تک ہاتھ خالی ہے  
 میں اک محتاج بے وقت گدا تیرے سب در کا  
 تری سرکار والا ہے ترا دربارِ عالی ہے  
 تری بخشش پسندی، قدر جوئی، توبہ خواہی سے  
 عموم بے گناہی مبرم شانِ لا ابالی ہے  
 ابو بکر و عمر، عثمان و حبیب در جس کے بل میں  
 ترا ستر و سہی، اس گلینِ خوبی کی ڈالی ہے  
 رضا امت ہی کمالِ جا جو کیلانِ خطاب ہے  
 کہ تو ادے سب در گاہِ خدامِ معالی ہے



# سراج مدینہ

بسینہ سہانی صبح میں ٹنڈک بگر کی ہے  
 ہاں رہ مدینہ کے غافل ذرا تو جاگ  
 واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے حبان نو  
 اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک  
 محبوب رب عرش ہے اس سبز قبۃ میں  
 کیوں تا جدار و خواب میں دیکھی کبھی بیٹھے  
 طیبہ میں مر کے ٹنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند  
 ماسی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہد و  
 اپنا شرف دماسے ہے باقی رہا قبول  
 سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں  
 مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے

سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا

یہ آبرورفتا ترے دامان ترکہ ہے



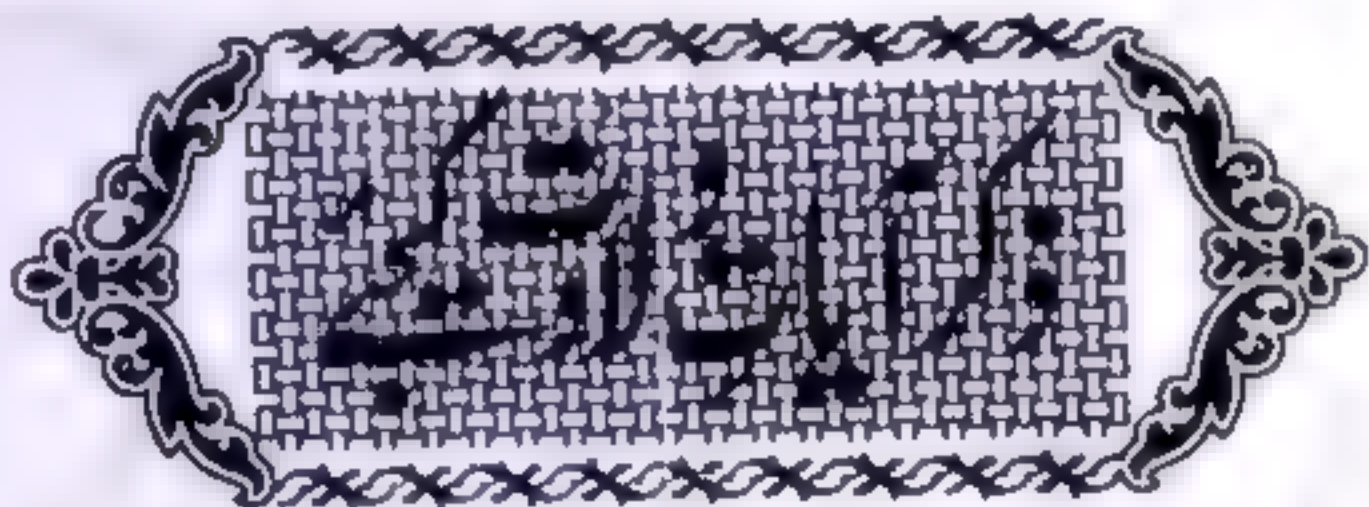


یا رسول اللہ  
کونسا  
تجربہ  
کیا



سر سوتے روضہ جہاں پھر تجھ کو کیا  
دل تھا ساجد غیب یا پھر تجھ کو کیا  
بیٹھے اٹھتے مسدود کے واسطے  
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا  
بے خوری میں سجدہ دریا طواف  
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا  
ان کے نام پاک پر دل جان مال  
غیب یا سب تجھ دیا پھر تجھ کو کیا  
دشت گرد و پیش لیب کا ادب  
مکہ سا ثنا یا سوا پھر تجھ کو کیا  
غیبی مرتا ہے کہ کیوں تقسیم کی  
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا  
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں  
ہم نے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا  
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض  
ہم ہیں عبد المصطفیٰ پھر تجھ کو کیا  
تیسری دوزخ سے تو کہ چھنا نہیں  
خدا میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا





دشمن احمد پر شدت کیجئے  
 ذکر ان کا پھیڑے ہر بات میں  
 مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں  
 غیظ میں بل جائیں گے دیوں کے دل  
 کیجئے چوپا انہیں کا سحر و شام  
 آپ درگاہ خدا میں ہیں وجہ  
 حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب  
 اذن کب کامل چکا اب تو حضور!  
 شرک شہرے جس میں تعظیم حبیب  
 ظالمو! محبوب کا حق تنہا یہی  
 بیٹھے لٹھے حضور پاک سے  
 یا رسول اللہ وہاں آپ کی  
 غوث اعظم آپ سے فرمایا ہے  
 یا خدا تجھ تک سب کا مستہی  
 ملحدوں کی کیا مروت کیجئے  
 پھیرنا شیطان کا عادت کیجئے  
 ذکر آیات و لادت کیجئے  
 یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے  
 جان کافر پر قیامت کیجئے  
 ہاں شفاعت بالو جاہت کیجئے  
 اب شفاعت بالمحبت کیجئے  
 ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے  
 اُس بڑے مذہب پر لعنت کیجئے  
 عشق کے بدلے عداوت کیجئے  
 التجار و استعمانت کیجئے  
 گوشمالی اہل بدعت کیجئے  
 زندہ پھر پاک ملت کیجئے  
 اولیاء کو حکم نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں  
 جو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

# دل کو اُن سے

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے  
 بیکی لٹٹے خدا نہ کرے  
 یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں  
 کون ان جرموں پر سزا نہ کرے  
 دل کہاں سے چلا حرم سے بچے  
 اسے تیرا برا خدا نہ کرے  
 حشر میں ہم بھی سیر و گیمیں گے  
 منکر آج ان سے التماس نہ کرے  
 ضعف مانا مگر یہ ظالم دل  
 اُن کے رستے میں تو تھکا نہ کرے  
 جب تری خواہ ہے سب کا جی رکھنا  
 وہی اچھا جو دل بُرا نہ کرے  
 دل سے اک ذوق کے کالاب ہوں  
 کون کہتا ہے رات سنا نہ کرے  
 لے رضا سب چلے مدینے کو  
 میں نہ جاؤں! اسے خدا نہ کرے

خدا  
خدا  
نہ کرے



## مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں  
 جاتی ہے امت نبوی فرشتے پر کریں  
 ان نیت ہائے حشر سے کہہ دو غڈ کریں  
 نازوں کے پالے آتے ہیں رومے گذ کریں  
 بد میں تو آپ کے ہیں، بھلے ہیں تو آپ کے  
 ٹکڑوں سے تو یہاں کے پے رخ کدھ کریں  
 سرکار ہم کینوں کے الموار پر نہ جائیں  
 آتے حضور اپنے کرم پر نظر کریں  
 ان کے سرم کے غار کشیدہ ہیں کس لئے  
 آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں لیس گھریں  
 جالوں پہ جبال پڑ گئے شدت ہے  
 مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں  
 منزل کڑی ہے شان تبسم کرم کو  
 تاروں کی چھاؤں نور کے ترے سفر کریں

رکاب رضا ہے خمر و خوار برق بار  
 اعداء سے کہہ دے خیر منائیں نہ شر کریں

# ترا لکھن والی ہے

اندھیری رات ہے غم کی گشا عسیاں کی کالی ہے  
 دل بکیں کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے  
 نہو مایوس آتی ہے خدا گورِ غسریاں سے  
 نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے  
 اترنے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کرے  
 اندھیرا پاکہ آتا ہے یہ دو دن کی اُبالی ہے  
 ارے یہ بھڑیلوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پہ  
 کہاں سو یا مسافر بائے کیتنا لا اُبال ہے  
 اندھیرا گھرا کیلی جان دم گھٹا دل اکتا تا  
 خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنیواں ہے  
 زمین پتی، کشیلی راہ، ہماری بوجہ، گمائل پاؤں  
 مصیبت پھیلنے والے ترا اللہ والی ہے  
 نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر ترسی منزل ہوئی کمری  
 ارے اوجھلنے والے نیند یکب کی نکالی ہے  
 رضا منزل تو جیسی ہے وہ اک مدیں کیا سبھی کو  
 تم اس کو روکتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے





# چسکنے والے

کیا چسکتے ہیں چسکنے والے      کیا چسکتے ہیں چسکنے والے  
 جنگ کا اسٹی مری گورد کی خاک      جو بے داغ کے صدفے جاؤں  
 یوں دسکتے ہیں دسکنے والے      عرش تک پہنچا ہوا ہے  
 کیا چسکتے ہیں چسکنے والے      گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں  
 تخیل طوبے پہ چسکنے والے      ماصیو! استقام لوداسن اُن کا  
 وہ نہیں ہاتھ چسکنے والے      شیخو ان سے مدد مانگے ہاؤ  
 پڑے جکتے رہیں چسکنے والے      شمع یاد درخ جاناں نہ بجے  
 خاک ہو جائیں بھر گئے والے      موت کہتی ہے کہ جلوہ قریب  
 اک ذرا سولیں چسکنے والے      نئے کہاں اور کہاں میں ناہ  
 یوں بھی تو چسکتے ہیں چسکنے والے

کف دریاے کرم میں ہیں رضا

یا نچ تو ابرے چسکنے والے



# کیا ہونا ہے!

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے  
 خشک ہے خون کہ دشمن کا لم!  
 دل کہ تیار ہمارا کرتا!  
 چھپ کے لوگوں سے کئے جسکے گناہ  
 کام زنداں کے کئے اور ہمیں  
 اے زمیند مسافر تیری  
 گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں  
 پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ  
 روشنی کی ہمیں عادت اور گھر  
 اُن کو رحم آئے تو آئے ورنہ  
 جلنے والوں پہ یہ رونا کیسا؟  
 نزع میں دھیان نہ بٹ جا کہیں  
 پاؤں افکار ہے کیا ہونا ہے  
 سخت خوشخوار ہے کیا ہونا ہے  
 آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے  
 وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے  
 شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے  
 کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے  
 مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے  
 زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے  
 تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے  
 وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے  
 بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے  
 یہ عبت پیار ہے کیا ہونا ہے  
 کیوں رخصتا کر رہے ہو ہنستے اٹھو  
 جب وہ غفار ہے کیا ہونا ہے



مژدہ باداے عاصیو شافع شہ ابرار ہے  
 تہنیت اے مجرمو! ذات خدا غنا ہے  
 عرش سافرش زمیں ہے فرش پادشہ بریں  
 کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے  
 چاند شق ہو پیر بولیں، جانور سجدے کریں  
 بارک اللہ مزاج عالم یہی سرکار ہے  
 جن کو سوئے آسمان پھیلے کے جل تحمل بھروئے  
 صدقہ ان ہاتھوں کا پیار ہے ہمکو بھی درکار ہے  
 تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر  
 ایک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے  
 جوش طوفاں بھرے پایاں ہوا ناسازگار  
 نوح کے موئے اکرم کر دے تو بیڑا پار ہے  
 رحمت للعلمیں تیری دہائی دب گیا  
 اب تو موئے بے طرح سر پر گنہ کا بار ہے  
 گونج گونج آٹھے ہیں لغاتِ بھلا سے بوستاں  
 کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنتار ہے



بول

بالے

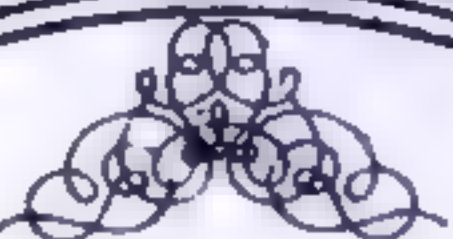
مری

سرکارو

کے

ذتے جھڑ کر تری پزاروں کے  
 تاج سر بنیتے ہیں ستیادوں کے  
 ہم سے چوروں جو فسر مائیں کرم  
 خلعت زربنیں پشتاروں کے  
 مرے آقا کا در سے جس پر  
 ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے  
 مبرموا! چشم تبسم رکھو  
 پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے  
 تیرے ابرو کے تصدق پیارے  
 بند کتے ہیں گرفتاروں کے  
 جان و دل تیرے قدم پر واسے  
 کیا نصیبے ہیں تیرے یاروں کے  
 صدق و عدل و کرم و ہمت میں  
 چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے  
 بہر تسلیم علی میدان میں  
 سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے  
 کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا  
 بول بالے مری سرکاروں کے

# سورۃ زلزلہ

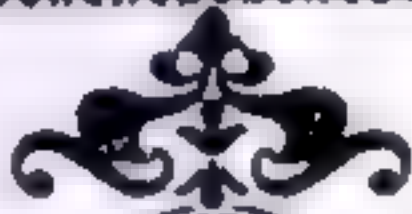


پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم  
 کس بلا کی لے سے ہیں سرشار ہم  
 تم کرم سے مشتری ہر عیب کے  
 صدقہ اپنے بازوؤں کا المیہ  
 اپنی رحمت کی طرف دیکھیں غفلت  
 اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند  
 اپنے کوچے سے نکالا تو نہ دو  
 ہاتھ اٹھا کر ایک شکر الے کریم  
 اپنی ستاری کا یارب واسطہ  
 اتنی عرضِ آخری کہہ دو کوئی  
 میں نثار ایسا مسلمان کیجئے  
 دل کے ٹکڑے نذر حاضر لائے ہیں  
 اے سگانِ کرم پہ ولدار ہم

ان کے آگے دعویٰ ہستی رنجا  
 کیا بجے جاتا ہے یہ سر بار ہم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ





اے

رضا

ہر کام کا

اک

وقت

ہے

لطف اُن کا عام ہو جاوے گا  
شاد ہر نام کام ہو جائے گا

جان دے دو دوسرے دیدار پر  
نقد اپنا دام ہو جائے گا

ساکو دامن مئی کا تمام د  
کو نہ کو انعام ہو جائے گا

یاد رہ جائیں گی سبے باکیاں  
نفس کو تو رام ہو جائے گا

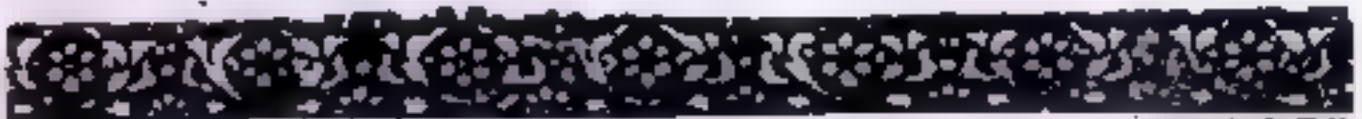
یاد بروکے تڑپو بلبو!  
جھڑے جھڑے دام ہو جائے گا

منسلو، ان کی سگلی میں جا پڑو  
بغِ غلہ اگر امر ہو جائے گا

غیر تو ان کو بھول کر لٹیا ہے یوں  
جیسے اپنا کام ہو جائے گا

اب تو لاتی ہے شفاست غم جو  
بہتے بہتے عام ہو جائے گا

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے  
دل کو بھی آرام ہو جائے گا



# مصطفیٰ خیر الوریٰ ہوا

مُصْطَفٰی اللّٰہِ خَیْرُ الْوَرِیِّ وَ خَیْرُ الْوَرِیِّ

مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو . سرورِ ہر دوسرا ہو  
 اپنے اچھوں کا تصدق ہم بدوں کو بھی نہبا ہو  
 کس کے پھر ہو کر ہیں ہم گرتھیں ہسکو نہ چاہو  
 بد کریں ہر دم برائی تم کہو ان کا بھلا ہو  
 ہم وہی نابے شرم بد ہیں تم وہی کاین حیا ہو  
 ہم وہی سنگ جفا ہیں تم وہی جان و نسا ہو  
 ہم وہی تابل سزا کے تم کو ہو واللہ تم کو  
 تم کو غم سے کیا تعلق بے کسوں کے غم زدہ ہو  
 وہ عطا دے تم عطا لو وہ وہی چاہے جو چاہو

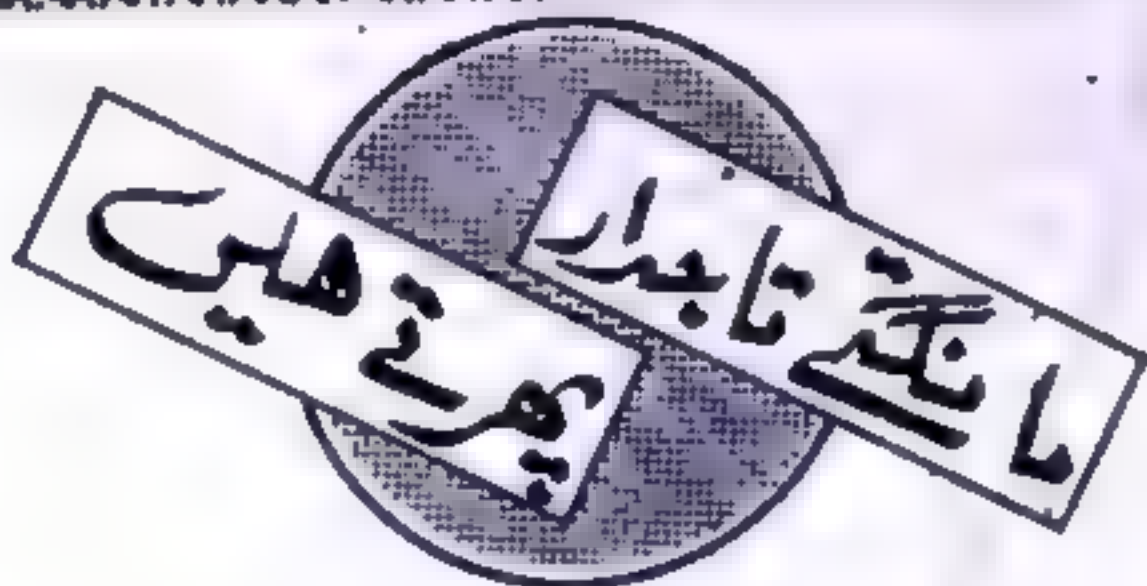
کیوں رضا مشکل سے دئیے

جب نبی مشکل کشا ہو



# روکے سر کو روکے بان کی امتحاں

عرش کی عقل دنگ ہے پرغ میں آستان ہے  
 جان مراد اب کدھر ہے ترامکان ہے  
 بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو  
 ساری بہار بہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے  
 عرش پہ جلے مرغ عقل شک کے گرا غشل آگیا  
 اور ابھی منزلوں پر ہے پہلا ہی آستان ہے  
 عرش پہ تازہ چھٹیر چار فرش پلر فزوم حمام  
 کان بدھ لگائے تیری ہی داستان ہے  
 وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو  
 جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے  
 تجھ سا سیاہ کار کون آن سا شفیق ہے کہاں  
 چھوڑے تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے  
 پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بقیار  
 روکے سر کو روکے بان کی امتحاں ہے  
 بار جلال اٹھالیا، گر پہ کیجے شق ہوا  
 یوں تو یہ ماہ سبز رنگ نظروں میں حان ہے  
 خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ  
 تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے



وہ سوئے لالہ نار پھرتے ہیں  
 تیرے دل لے بہار پھرتے ہیں  
 جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں  
 در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں  
 آہ کل عیش تو کئے ہم نے  
 آج وہ بے قرار پھرتے ہیں  
 اس گلی کا گداہوں میں جس میں  
 مانگتے تاجدار پھرتے ہیں  
 پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں  
 دشت طیب کے خار پھرتے ہیں  
 رکئے جیسے ہیں، خانہ زاد ہیں ہم  
 مول کے عیب دار پھرتے ہیں  
 ہستے غافل وہ کیا جگہ سے جہاں  
 پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں  
 کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا  
 تجھ سے کئے ہزار پھرتے ہیں



لہ میں عشق ریح شہ کا داغ لے کے چلے  
 اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے  
 ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا  
 وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے  
 جانا بنے کی عتاب چار یار کی قسیر  
 جو اپنے سینے میں یہ چار بارغ لے کے چلے  
 مدینہ جان جانا جہاں ہے وہ سن لیں  
 جنہیں جنون جانا سوئے زارغ لے کے چلے  
 حضور طیبؐ کے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے  
 کہ جھوٹے میلہ و مکر و فراغ لے کے چلے  
 تمہارے وصف جمال کمال میں جسیریل  
 محال ہے کہ مجال و مسالغ لے کے چلے  
 مگر خدا یہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا  
 یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے  
 وقوع کذب کے معنی درست اور قسوس  
 بتے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے  
 پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شورے ہی سے کھائے  
 بیڑا تھ نہ آئی تو زارغ لے کے چلے  
 رہنا کسی سگ طیب کے پاؤں بھی چوے  
 تم اور آہ کہ اتنا دمسالغ لے کے چلے

۱۰  
 کائنات  
 الہیہ  
 حقائق

# سوناجنگل رات اندھیری

سوناجنگل رات اندھیری چائی بدل کالی ہے  
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کابل سنا پرا لیس دیاں وہ چو بکے ہیں  
تیری گھنری تاکی ہے اور کرنے نیند نکالی ہے

یہ جو تہ کو بلاتا ہے ٹھٹھک مار ہی رکھے گا  
بائے مسافروں میں نہ آامت کیسی متوالی ہے

سوناپاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے  
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنڈ پڑا لاکھوں جساتی انگریزانی  
نام بجا ٹھٹھکے لڑتا ہے، اٹھنا بھی کد کالی ہے

بادل گرجے بجلی ترڑے دھکے کیڑے ہو جائے  
بن میں گھساکی بیاتنگ صورت کیسی کالی کالی ہے



پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کہ سنبھلا میرا دنگ منہ  
میں نے پھینک کر دی ہے اور دھڑک گئی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے  
پھر جھجھک کے سر دے چکوں چلے مولی والی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گمانٹھ ہے قرآن  
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی سہولتی بھالی ہے

شہد کھاتے زہر پلاتے قاتل ڈاکٹر شوہر کش  
اس مردار پہ کیا لپٹا یا ، دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سٹوڈنٹ ہے ہر وقت کا  
ہم مفلس کیا مول چکاتیں اپنا اتہا ہی بھالی ہے

تم تو یازدہ رب کے ہو یا کہ تم تو ہم کے سورج ہو  
دیکھو فوج بکس پر شب نے کیسی آفت ڈال ہے

مولے تیرے غنود کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے  
ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبال ہے

# دشتِ حرم

یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں  
 بیٹھے بٹھائے بد نصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں  
 دل میں تو چوٹ تھی دہی اتنے غضب ابھر گئی  
 پوچھو تو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں  
 چھوڑ کے اس حرم کو آپ بن میں ٹھوڑوں کے آہو  
 پھر کہو سر پہ صحر کے ایتھ لٹ گئی سب کمان کیوں  
 نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خلد  
 سوزشِ غم تو اہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں  
 تو نے تو کرو یا طبیب آتشِ سینہ کا علاج  
 آج کے دودِ آہ میں بوئے کباب آئی کیوں  
 ہونہ ہو آج کچھ مراد کر حضور میں ہوا  
 در نہ مری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں  
 عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے غیر ہے  
 پیشتی سر کو آرزو دشتِ حرم سے آئی کیوں  
 مسرتِ نو کا ساتھ سننے ہی دل بھر گیا  
 ایسے مریض کو رضا مرگ بول سنائی کیوں



# مکتبہ خیریت

فنی العلم والادب

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا  
 تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے پیاسا تیرا  
 سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے  
 افق نور پر ہے ہبہ ہمیشہ تیرا  
 مرغ سب بولتے ہیں بول کے پُپ بہتے ہیں  
 ہاں اکیل ایک نوکسج رہے گا تیرا  
 جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے  
 سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا  
 سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف  
 کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا  
 تو ہے نوشاہ براتی یہ ہے سارا گلزار  
 لائی ہے فصل سمن گوندہ کے ہسرا تیرا

ڈالیاں جموتی ہیں رقصِ خوشی جوشن پہ ہے  
 بلبلیں جموتی ہیں گاتی میں سہرا تیرا  
 گیت کلیوں کی چنگ، غزلیں ہزاروں کی چہک  
 باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانہ تیرا  
 کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز  
 کون سے سلسلے میں فیض نہ آیا تیرا  
 مرزِعِ چشت و بنجارا و مسراق و اُجمیر  
 کون سی کشت پہ برسا نہیں جمالا تیرا  
 ہیں رضا کیوں نہ بلک تو نہیں جیدہ تو نہ ہو  
 ستیہ جیندہ ہر دہرے مولے تیرا





# تمنہ خاک

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا  
 خاکی تو وہ آدمِ خدا علیٰ ہے ہمارا  
 اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں  
 یہ خاک تو سرکار سے تمنہ ہے ہمارا  
 جس خاک پہ رکھتے تھے قدمِ سیدِ عالم  
 اس خاک پہ تشرباں دلِ شید ہے ہمارا  
 غم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے  
 سگن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا  
 اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا  
 جو عیدِ کزار کو موٹے ہے ہمارا  
 اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ کہے  
 اس خاک میں مدفون شہِ بطحا ہے ہمارا  
 ہے خاک سے تعمیر مزارِ شہِ کونین  
 گشتِ سحر اسی خاک سے قبد ہے ہمارا  
 ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی  
 آبادِ رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا



# شجر طیبہ درخت کرم و رضا

یا الہی رم نمہ ما مصطفیٰ کے واسطے  
 یا رسول اللہ کرم کیجئے فدا کے واسطے  
 مشکلیں مل کر شہر مشکل کشا کے واسطے  
 کر بلا تیں رو شہید کر بلا کے واسطے  
 سید سجاد کے مدد تے میں ساجد رکھ ہمیں  
 مسلم حق دے باشر علم ہی کے واسطے  
 صدق صادق کا تصدیق صادق الاسلام  
 بے غصب راضی ہو کا ظلم اور رمل کے واسطے  
 بہر معروف و سری معروف دے بے خود سری  
 بند حق میں گن جگید باصفیاء کے واسطے  
 بہر شہلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا  
 ایک کار کہ عید و احد بے ریا کے واسطے  
 بو الفرج کامدہ کر غم کو فرج دے حسن سعد  
 بو الحسن اور بو سعید سعد زاکے واسطے  
 قادری کر قادری رکھ تادریوں میں آٹھا  
 قد عبد القادر تددت نما کے واسطے  
 احسن اللہ ہم رزقا سے دے رزق حسن  
 بندہ رزاق تاج الاصفا کے واسطے



نصرانی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ  
 دے حیات دیں غی بالجنا کے واسطے  
 طور عسرفان و مسکو و محمد و منی و بہا  
 دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے  
 بہر ابراہیم مجہ پر نار غم گلزار کر  
 بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے  
 خانہ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال  
 شہ ضیاء مولے جمال الایار کے واسطے  
 دے محمد کے لئے روزی کرامت کے لئے  
 خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے  
 دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے  
 عشق حق دے عشق عشق اتہا کے واسطے  
 حب الہیت دے آل محمد کے لئے  
 کر تکبیر عشق ممزہ پیشوا کے واسطے  
 دل کو اچھا تن کو مستحرا جان کو پر نور کر  
 اچھے پیارے شمس دیں بد العالی کے واسطے  
 دو جہاں میں خادوم آل رسول اللہ کر  
 حضرت آل رسول مقتدا کے واسطے  
 صدقہ ان اعیال کا دے جو عین عز، علم و عمل  
 عفو و عسرفان مافیت احمد رضا کے واسطے



# لاکھوں صلے جانے رحمت پہا

شیخ بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام  
 نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام  
 اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام  
 ہم فقیروں کی شروت پہ لاکھوں سلام  
 کائنات لعل کرامت پہ لاکھوں سلام  
 اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام  
 اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام  
 اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام  
 اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام  
 ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام  
 اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام  
 اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام  
 شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام  
 بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مصلیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام  
 شہسوار ارم تا مدار حرم  
 عرش تا فرش ہے جس کے زیر تنگیں  
 ہم غریبوں کے آقا پہ بے عدد و رود  
 دور و نزدیک کے سنے والے وہ کان  
 جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا  
 جس کے آگے سر سرواں خم رہیں!  
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا  
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگے  
 پتلی پتلی گل قدس کی پتیلیں  
 کل جہاں ملک اور نجد کی روٹی غذا  
 جس سہانی گھڑی پر کاغذ کا چاند  
 ایک میرا ہی رحمت میں دھوئی نہیں  
 کاش عشر میں جب ان کی آمد ہوا وہ

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا  
 مصلیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام



# ہماری مطلوبیات



|                          |                        |                    |
|--------------------------|------------------------|--------------------|
| قرآن مجید ۲              | قرآن مجید حافظی<br>۳۲۲ | قرآن مجید ۵۳       |
| پارہ سیٹ ۳               | پارہ سیٹ حافظی         | میرے نماز          |
| مرنے کے بعد<br>کیا ہو گا | حصن حصین               | نماز با تصویر      |
| نقش سلیمانی              | چھ باتیں اردو          | ترکیب نماز<br>ہندی |
| مسنون مقبول دعائیں اردو  | نماز سادہ              | طریقہ فاتحہ        |
| یسرین القرآن<br>۶۳       | یسرین القرآن ۵۶        | یسرین القرآن<br>۳۸ |
| بغدادی کلاں              | بغدادی یک بغرا         | اسمعیل کی دوسری    |
| قاعدہ اسمعیل             | اسمعیل کی پہلی         | اسمعیل کی دوسری    |
| بارش رحمت                | در بارے مرینہ          | تا جو بہن اردو     |
| نماز ہندی                | میاں بیوی کے حقوق      | روز دار بچہ        |
| جناب سید ملکمانی         |                        |                    |

ریحانِ فیکس پو ۱۵۰۷ گلی کوتانا  
سویا لائن نئی دہلی ۲

